

محمد رضی الاسلام ندوی \*

## اسپریم بینک نصو، مسائل اور اسلامی نقطہ نظر

(۲: آخری قسط)

موجودہ جدید دور میں طب و سائنس کی وجہ سے جدید مسائل کا آئے روز سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مثلاً ٹیسٹ ٹیوب بے بی، کلوننگ، جنیاتی بینک، انجینئرنگ و نقشہ، مصنوعی بار آوری، طبی استبرائے رحم، بینک، ری پروڈکٹیو کلوننگ اور جدید نظام تولید مثلاً کرائے پر رحم وغیرہ جیسے مباحث کے بعد انسانی و حیوانی منویہ (اسپریم بینک) کے مسائل بھی بحث و تحقیق کیلئے زیر غور ہے۔ یہ مضمون اسی سلسلہ میں دعوت غور و فکر دے رہا ہے۔ ”الحق“ کے صفحات مزید بحث و نظر کے لئے حاضر ہیں..... (مدیر)

### اسپریم بینک۔ مغربی کلچر کی دین

بائنجھ پن اور تولیدی صلاحیت سے محرومی یوں تو صحت عامہ کے ایسے مسائل ہیں جو پوری دنیا میں عام ہیں، لیکن خاص طور سے انھوں نے مغربی ممالک میں خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اس کا بنیادی سبب وہ کلچر اور طرز معاشرت ہے جو مغرب کی پہچان بن گیا ہے۔ وہاں عورتوں کو بے محابا آزادی حاصل ہے۔ اباحت عروج پر ہے۔ جنسی تسکین کے لیے کوئی بھی ذریعہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ صنف مخالف سے جنسی تعلق اگر زور زبردستی قائم کیا جائے تب تو وہ جرم اور قابل تعزیر ہے، لیکن اگر اس میں دونوں فریقوں کی مرضی شامل ہو تو اس پر کوئی روک ٹوک اور قید نہیں۔ حتیٰ کہ خلاف وضع فطرت جنسی اعمال کو بھی قانونی جواز عطا کر دیا گیا ہے۔ کسی چیز کا ضرورت سے زیادہ اور غلط طریقے سے استعمال موجب فساد ہوتا ہے۔ یہی معاملہ مغرب میں جنس (sex) کے سلسلے میں ہوا ہے۔ جنسی آوارگی، اباحت اور انارکی کا نتیجہ وہاں مردوں میں تولیدی صلاحیت سے محرومی اور عورتوں میں بائنجھ

پن کی صورت میں ظاہر ہوا۔ پھر ان مسائل کا جو حل تلاش کیا گیا اس میں انسانی قدروں کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ اس انحراف کے نتیجے میں انسانی معاشرہ جن سماجی اور نفسیاتی پیچیدگیوں کا شکار ہوتا ہے، ان سے مکمل صرف نظر کر لیا گیا۔ خلاصہ یہ کہ مصنوعی تلیق اور اسپرم بینک کے تصورات خالص مغربی کلچر کی پیداوار ہیں۔ یہ جدید سائنسی طریقے بہ ظاہر بعض مسائل کو حل کرنے کے لیے ایجاد کیے گئے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ انھوں نے بہت سے نئے مسائل پیدا کر دیے ہیں، جن کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔

### نظام خاندان پر کاری ضرب

اسپرم بینک کے رواج نے خاندان کے استحکام کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ نسل انسانی کے تسلسل کے لیے فطرت نے زوجین کو ایک دوسرے کا محتاج اور ضرورت مند بنایا تھا۔ شوہر کا یہ احساس کہ بیوی کی کوکھ میں اس کا بچہ پل رہا ہے، اسے بیوی کی مسلسل خبر گیری اور نگہداشت رکھنے، اس کی تمام ضرورتیں پوری کرنے اور اس کی سرپرستی کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ اور بیوی کا یہ احساس کہ قدرت کا یہ انمول تحفہ اسے شوہر کے ذریعہ ملا ہے، اس کے دل میں شوہر کی قدر و منزلت اور محبت پیدا کرتا تھا۔ اسپرم بینک کے ذریعے اجنبی مرد کے نطفے سے مصنوعی بارآوری کے عمل نے دونوں کو ان احساسات سے عاری کر دیا ہے اور ان کا باہم جذباتی تعلق ختم ہو کر رہ گیا ہے۔ دونوں بسا اوقات مالی اور مادی منفعہ کے حصول کے لیے ایک ساتھ رہتے ہیں، ورنہ ان کے درمیان محبت و مودت اور انسیت کا تعلق نہیں رہتا۔

مغرب میں ہم جنسیت (Homosexuality) کے فروغ اور آزادی نسواں کے نتیجے میں صورت حال میں مزید بگاڑ آ گیا ہے۔ عورت کے عورت کی جانب جنسی میلان کو فطری قرار دے کر ان کے درمیان باہم شادی کو قانونی جواز فراہم کر دیا گیا ہے۔ ایسی عورتوں کی بھی خاصی تعداد ہو گئی ہے جو روایتی نکاح کو مردوں کی بالادستی قرار دے کر اس سے انکاری ہیں۔ چنانچہ وہ تنہا ہی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتی ہیں۔ پھر ان کی متا جا گتی ہے تو وہ اسپرم بینکوں سے رجوع کر کے اور وہاں سے اپنی پسند کے اسپرم حاصل کر کے مصنوعی تلیق کروا لیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ملکوں میں خاندانی نظام چمرا کر رہ گیا ہے۔

## نسب کی پامالی

نظام خاندان کے تحت اور شوہر کے نطفے سے تولید کی صورت میں افراد خاندان کے درمیان گہرا اور قریبی تعلق قائم ہوتا ہے۔ رشتوں کی پاس داری کی جاتی ہے۔ ان کے درمیان محبت و مودت استوار ہوتی ہے۔ وہ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھتے اور ان کی ادائیگی کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی بنا پر انسانوں میں اپنے نسب کی حفاظت کی فطری خواہش پائی جاتی ہے۔ باپ اپنے بیٹوں کو عزیز رکھتا ہے اور بیٹے یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ان کا باپ کون ہے؟ اسپرم بینک کے رواج نے تصورِ نسب کو قصہ پارینہ بنا دیا ہے۔ یہ بینک اسپرم کے عطیہ دہندگان کے ذاتی اوصاف و خصوصیات کا تو ریکارڈ رکھتے ہیں، لیکن ان کی شناخت کو عموماً ظاہر نہیں کرتے۔ اگرچہ بعض ملکوں میں ایسے قوانین بنائے گئے ہیں کہ عطیہ دہندگان کے مکمل احوال و کوائف اور شخصی معلومات کا بھی ڈاٹا تیار کیا جائے، اس لیے کہ پیدا ہونے والے بچے کا یہ بنیادی حق سمجھا جاتا ہے کہ اگر بالغ ہونے کے بعد وہ یہ جاننا چاہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ تو اسے صحیح معلومات حاصل ہو سکیں۔ لیکن نہ عطیہ دہندگان اپنے نجی کوائف کو ریکارڈ کروانا چاہتے ہیں، نہ اسپرم کا عطیہ حاصل کرنے والی عورتوں کو اس سے کوئی دل چسپی ہوتی ہے۔ اسی بنا پر اسپرم بینکوں میں محفوظ ذخیرہ کا غالب حصہ اسپرم کے مجہول نمونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

## انسانی تجارت کا پیش خیمہ

زمانہ قدیم میں انسانی تجارت عام تھی۔ انسانوں کو خرید اور بیچا جاتا تھا۔ ان کی منڈیاں قائم تھیں اور بازار لگتے تھے، جہاں ان کی بولیاں لگائی جاتی تھیں۔ خواہش مند آتے اور اپنی پسند کے غلام اور لونڈیاں چھانٹ کر لے جاتے تھے۔ ان سے خود کام لیتے اور اپنے اعزاء و اقارب کو تحفے میں دیتے تھے۔ پھر زمانہ بدلا، بیداری آئی، انسانی عظمت و رفعت کا احساس جاگا تو انسانوں کی خرید و فروخت کو قابلِ نفرت سمجھا جانے لگا، اس سلسلہ میں نئے قوانین وضع کیے گئے اور بالآخر پوری دنیا میں اس پر پابندی عائد کر دی گئی۔

اسپرم بینک نے آج نئے انداز سے انسانی تجارت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ انسانی تخلیق میں کام آنے اور واسطے بننے والی ہر چیز آج خریدی اور بیچی جاسکتی ہے۔ اسی طرح اسے کرایے پر فراہم اور حاصل کیا جاسکتا ہے، چاہے وہ عورت کا بیضہ ہو یا مرد کا اسپرم، یا ان دونوں کی تسلیج اور اس کے بعد جنین کی پرورش کے لئے عورت کا رحم۔ مزید برآں، سہولت بھی حاصل ہے کہ خواہش مند جس کوالٹی کا اسپرم

چاہیں، انھیں مل سکتا ہے۔ کسی لمبے شخص کا، گورے کا، اعلیٰ تعلیم یافتہ کا، بزنس مین کا، سائنس داں کا، حتیٰ کہ نوپل انعام یافتہ کا۔ جن خصوصیات کے حامل شخص کا بھی اسپرم مطلوب ہو، تجارتی منڈی میں وہ دست یاب ہے۔ اس کی مقررہ قیمت ادا کر کے اسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اب تک یہ چیزیں الگ الگ فراہم ہیں۔ بچے چاہنے والوں کے پاس جس چیز کی کمی ہوتی ہے وہ اسے خرید کر حسب ضرورت بچے پیدا کروا لیتے ہیں۔ لیکن وہ دن دور نہیں جب ان چیزوں کی تجارت کرنے والے خود بچے پیدا کروا کے بین الاقوامی مارکیٹ میں انھیں فروخت کے لیے پیش کرنے لگیں گے۔

### اسلام کا نقطہ نظر

اسلام نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کے متعلق رہ نمائی کی ہے۔ مرد اور عورت کے درمیان کیسے تعلقات ہوں؟ ان کی جنسی خواہشات کی تکمیل کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ خاندانی زندگی کیسے گزاری جائے؟ ان تمام امور سے متعلق اصولی باتیں اس نے کھول کھول کر بیان کر دی ہیں۔ ان کی روشنی میں مصنوعی تخلیق اور اسپرم بینک کے بارے میں اسلام کا موقف بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔ کسی اجنبی مرد کے نطفے سے بار آوری زنا کے مترادف ہے

اسلام نے نسل انسانی کے تسلسل کا واحد جائز ذریعہ نکاح کو قرار دیا ہے۔ اس کے نزدیک صرف نکاح کے بعد ہی مرد اور عورت کے درمیان جنسی تعلق کو قانونی حیثیت حاصل ہو سکتی ہے۔ ماورائے نکاح جنسی تعلق کو وہ زنا قرار دیتا ہے اور اسے انتہائی گھناؤنا عمل قرار دیتے ہوئے اس سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ:

وَلَا تَقْرَبُوا الزَّوْجَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَسَاءً سَبِيلاً (الاسراء: ۳۲)

زنا کے قریب نہ پھکو۔ وہ بہت برا فعل ہے اور بڑا ہی برا راستہ۔

اور اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ما من ذنب بعد الشرك أعظم عند الله من نطفة وضعها رجل في رحم لايحل له۔ ۴

بارگاہ الہی میں شرک کے بعد اس سے بڑا اور کوئی گناہ نہیں کہ آدمی اپنا نطفہ کسی ایسے رحم میں ڈالے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔

امام فخر الدین رازیؒ نے تفصیل سے بیان کیا ہے کہ زنا میں بہت سے سماجی، تمدنی اور اخلاقی مفاسد پائے جاتے ہیں، جن کی وجہ سے اسلام میں اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ ۵

اسلامی تعلیمات کی رو سے جس طرح نکاح کے بغیر مرد اور عورت کا جنسی تعلق حرام ہے، اسی طرح شوہر کے علاوہ کسی دوسرے مرد کے نطفے سے عورت کے بیضے کی مصنوعی تخلیق بھی حرام ہے۔ اس بنا پر اسلام ضروری قرار دیتا ہے کہ جن افراد کے نطفے اور بیضے سے جنین کی تخلیق ہو لازماً وہ رشتہ ازدواج میں بندھے ہوئے ہوں۔ اس کے نزدیک نہ شوہر کے نطفے سے کسی اجنبی عورت کے بیضے کی بارآوری جائز ہے اور نہ بیوی کے بیضے کو کسی اجنبی مرد کے نطفے سے بار آور کیا جاسکتا ہے۔

شیخ محمود دشتوت، سابق شیخ الجامع الازہر مصر نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

أما اذا كان التلقيح بماء رجل أجنبي عن المرأة لا ير ببط بينهما عقد زواج، فانه يكون في نظر الشريعة الاسلامية ذات التنظيم الانساني الكريم جريمة منكرة واثماً عظيماً يلتقى مع الزنا في إطار واحد، جوهرهما واحد ونتيجتهما واحدة ١

اگر تَلْقِيحِ اجنبی مرد کے نطفے سے ہو اور عورت اور مرد رشتہ ازدواج سے منسلک نہ ہوں تو اسلامی شریعت، جس نے انسانی تعلقات کے لیے پاکیزہ ضابطے بنائے ہیں، اس کی نظر میں سنگین جرم اور عظیم گناہ ہے۔ یہ زنا ہی کی ایک شکل ہے۔ دونوں کا جوہر ایک ہے اور دونوں کا نتیجہ بھی ایک ہے۔

**عمدہ نطفے کا انتخاب۔ جاہلی طریقہ**

اسپریم بینک خواہش مندوں کو یہ سہولت بھی فراہم کرتے ہیں کہ وہ اپنی پسند کے عمدہ اسپرم کا انتخاب کر سکیں۔ اس ذوق کی تسکین کے لیے نوبل انعام یافتگان کا اسپرم بینک قائم کیا گیا تھا۔ یہ سراسر جاہلی طریقہ ہے، جسے اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ حضرت عروہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ عہد جاہلیت میں نکاح (مرد و عورت کے درمیان جنسی تعلق) کے چار طریقے رائج تھے۔ ان میں سے ایک طریقہ یہ تھا:

كان الرجل يقول لامرأته اذا طهرت من طمثها ارسلني الى فلان فاستبضعي منه، ويعتزلها زوجها ولا يمسسها أبداً حتى يتبين حملها من ذلك الرجل الذي تستبضع منه، فاذا تبين حملها أصابها زوجها اذا أحب، وانما يفعل ذلك رغبة في نجابة الولد، فكان هذا النكاح نكاح الاستبضاع ٢

عورت جب حیض سے پاک ہوتی تو اس کا شوہر اس سے کہتا تھا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ اور اس سے جنسی تعلق قائم کرو۔ اس کے بعد وہ اپنی بیوی سے الگ تھلگ رہتا اور اسے اس وقت تک ہاتھ نہ لگاتا تھا، جب تک اس مرد سے تعلق کے نتیجہ میں اس کا حمل ظاہر نہ ہو جاتا۔ حمل ظاہر ہو جانے کے بعد وہ حسبِ خواہش اس سے جماع کرتا تھا۔ ایسا اچھی نسل سے اولاد حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا تھا۔ اسے ’نکاح الاستبضاع‘ کہا جاتا تھا۔

یہ ایک فرسودہ، بے بنیاد اور گمراہ کن تصور ہے کہ اچھی نسل، اعلیٰ تعلیم یا دیگر عمدہ خصوصیات کے حامل مرد کے اسپرم سے اگر تعلق کروائی جائے تو انہی خصوصیات کا حامل بچہ پیدا ہوگا۔ بچے میں موروثی خصوصیات باپ اور ماں دونوں کی طرف سے منتقل ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی شخصیت کی تعمیر و تشکیل میں دیگر عوامل بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ Isodora Duncan نامی خاتون نے ایک مرتبہ نوبل انعام یافتہ مشہور انگریز ادیب اور دانش ور جارج برنارڈشا (م ۱۹۵۰ء) کو لکھا: ”آپ کے پاس دنیا کا سب سے اعلیٰ دماغ ہے اور میرے پاس خوب صورت ترین جسم۔ ہم دونوں مل کر ایک اعلیٰ خصوصیات کا حامل بچہ پیدا کر سکتے ہیں۔“ برنارڈشا نے اس کا یہ جواب دیا: ”عزیز من! اگر بچے میں میرے جسم اور تمہارے دماغ کی وراثتی خصوصیات منتقل ہو گئیں تو کیا ہوگا؟!“

شوہر کے انتقال کے بعد اس کے محفوظ نطفے سے بارآوری جائز نہیں

پچھے گزر چکا ہے کہ اگر کسی مرض یا عذر کی وجہ سے زوجین کے درمیان طبعی طور پر جنسی تعلق قائم نہ ہو سکے تو شوہر کے نطفے سے مصنوعی تعلق کے ذریعے بیوی کو بارآوری کیا جاسکتا ہے۔ اس ضمن میں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنا نطفہ اسپرم بینک میں جمع کرایا ہو تو کیا اس کی وفات کے بعد بیوی اسے حاصل کر کے اور اس کے ذریعہ بارآوری ہو کر بچہ پیدا کر سکتی ہے؟ اسلامی شریعت کی رو سے اس کا جواب نفی میں ہے۔ اس لیے کہ شوہر کی وفات کے بعد بیوی کا اس سے ازدواجی رشتہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ عدت گزارنے کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔

بین الاقوامی اسلامی فقہی اکیڈمیوں میں اس موضوع پر غور و خوض کیا گیا ہے اور تمام فقہاء نے بالاتفاق شوہر کی وفات کے بعد اس کے نطفے سے عورت کی تخلیق کو حرام قرار دیا ہے۔ مجمع البحوث العلمیہ نے اپنے اجلاس منعقدہ عمان ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں فیصلہ کیا کہ:

”شوہر کے انتقال کے بعد اس کے نطفے سے بیوی کو بارآوری کرنا شرعی طور پر حرام

ہے، اس لیے کہ اب وہ اس کی بیوی نہیں رہی۔ یہ فعل شرعاً حرام ہے، اس لیے کہ یہ ایک مرد کے حیوانات منویہ کو ایسی عورت کے رحم میں ڈالنے کے مثل ہے جو اس کے لیے اجنبی ہے، کیوں کہ موت نے ان کے درمیان رشتہ ازدواج کو ختم کر دیا ہے۔“ ۸

ڈاکٹر ابو الفضل محسن ابراہیم نے اس موضوع پر اسلامی شریعت کی ترجمانی ان الفاظ میں کی ہے:

”اسلامی قانون کی رو سے یہ بھی ناجائز ہوگا کہ ایک شوہر اپنا نطفہ مادہ تولید بینک میں اس خیال سے جمع کرائے کہ اس کی موت کے بعد اسے اس کی بیوی کو حاملہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکے۔ کیوں کہ موت اس معنی میں رشتہ ازدواج کو کالعدم کر دیتی ہے کہ عورت عدت پوری کرنے کے بعد کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ لہذا شوہر کی موت کے بعد اس کے محفوظ نطفہ سے اس کی بیوی کو حاملہ کرنا بھی ایک ناجائز فعل ہوگا۔“ ۹

شوہر کی زندگی میں اس کے محفوظ نطفے سے بارآوری کا حکم

اگر کسی شخص نے اپنا نطفہ اسپرم بینک میں جمع کرادیا ہو، اس کے بعد کسی حادثہ کی وجہ سے وہ جماع پر قادر نہ ہو سکے، یا کسی نوعیت کے علاج کے نتیجے میں اس کی قوت مردی ختم ہوگئی ہو، تو کیا بعد میں اس کی زندگی میں اس کے نطفے سے اس کی بیوی مصنوعی تلقیح کروا سکتی ہے؟ اس سوال کا جواب فقہاء کی تحریروں یا فقہی اکیڈمیوں کے فیصلوں میں صراحت سے تو نہیں ملتا، لیکن ان کے دیگر فیصلوں کی روشنی میں اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے تحت قائم الجمع الفقہی الاسلامی مکہ مکرمہ نے اپنے ساتویں سمینار منعقدہ ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء اور آٹھویں سمینار منعقدہ ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء میں اور تنظیم اسلامی کانفرنس کی زیر نگرانی قائم بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ نے اپنے تیسرے اجلاس منعقدہ عثمان (اردن) ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ”شوہر کے نطفے سے بیوی کی مصنوعی تلقیح، خواہ بہ راہ راست کی جائے یا بیرونی طور پر پہلے ان کے نطفے اور بیضے کو ٹیسٹ ٹیوب میں بارآور کر لیا جائے، پھر اس بارآور بیضے کو عورت کے رحم میں منتقل کیا جائے، دونوں صورتیں جائز ہیں۔“ ۱۰ اور یہ معلوم ہے کہ مصنوعی تلقیح تازہ اسپرم کے ذریعے بھی ممکن ہے اور اسپرم بینک میں محفوظ منجمد اسپرم کے ذریعے بھی۔ اس بنا پر جس طرح شوہر کے تازہ اسپرم سے بیوی کی مصنوعی تلقیح جائز ہے، اسی طرح

## اسپریم بینک کا قیام اور اسپریم کی خرید و فروخت

گزشتہ تفصیل سے واضح ہوا کہ اسپریم بینک سے استفادہ کی بیش تر صورتیں اسلامی شریعت کی رو سے حرام ہیں۔ اگرچہ مغربی ممالک میں اسے بہت زیادہ رواج مل گیا ہے اور مغربی کلچر کے زیر اثر دنیا کے بیش تر ممالک میں اسپریم بینک قائم ہو گئے ہیں، لیکن اس کے متنوع مفاسد کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں کے لیے نہ اسپریم بینک کا قیام جائز ہے نہ وہاں سے اسپریم کی خرید و فروخت کی اجازت ہے۔ ڈاکٹر عبد اللہ بن محمد الطیار، استاذ الدراسات العليا، کلیۃ الشریعۃ والدراسات العليا، جامعۃ القصیم، سعودی عرب نے اپنے ایک مقالے میں اس موضوع سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے:

”بانجھ پن پوری دنیا اور خاص کر مغربی دنیا کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس لیے اس کے علاج کا جو طریقہ بھی ہو، اسے طبی حلقوں اور عوام میں قبول عام حاصل ہوتا ہے۔ اولاد کے حصول کے لیے بہت سے طریقے رائج ہو گئے ہیں، لیکن وہ شرعی طور پر جائز نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک ناجائز طریقہ مرد کے نطفے کی خرید و فروخت اور مصنوعی تلقیح میں اس کا استعمال ہے۔ مغرب میں اس کے لیے مخصوص بینک قائم ہو گئے ہیں، جہاں نطفے جمع کیے جاتے ہیں اور لوگ اپنی پسند کے نطفے وہاں سے خریدتے ہیں۔ یہ چیز اسلام میں مطلق حرام ہے۔ اس میں بہت سے مفاسد پائے جاتے ہیں۔ اس طریقے سے ایسے بچے پیدا ہوں گے جن کا صحیح نسب غیر معروف ہوگا۔ مصنوعی تلقیح کا جواز صرف بانجھ پن اور عدم تولید کی چند مخصوص حالتوں میں ہی ہو سکتا ہے، جب کہ اس میں مادی، معاشرتی، اخلاقی اور قانونی اعتبار سے بہت سے مفاسد ہیں۔ مصنوعی تلقیح کے یہ جدید طریقے صحیح شرعی نکاح کو کالعدم کرنے کا باعث بن رہے ہیں۔ ان سے فطرت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، اخلاقی اور اجتماعی مسائل پیدا ہو رہے ہیں اور دنیا میں ایسی نسل ظاہر ہو رہی ہے جس کا نسب معلوم نہیں اور ایسے خاندان وجود میں آ رہے ہیں جن کے درمیان رشتہ ازدواج نہیں ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نطفہ کی خرید و فروخت حرام ہے اور مسلمانوں کے لیے اسپریم بینک قائم کرنا جائز نہیں۔ یہ عمل شرعاً حرام ہے، اس لیے کہ اس میں بہت سے غیر شرعی کام لازم آتے ہیں، جن سے فطرتِ سلیمہ ابا کرتی ہے۔“

اسپریم بینک خدائی حیات اور الہی شریعت سے باہر اور مغربی تمدن کا منہا خسانہ ہے۔ اس سے

اجتناب کے ساتھ اس کے اخلاقی، سماجی اور روحانی مفاسد کو بھی نمایاں کرنے کی ضرورت ہے۔

## ہوائی و مراجع

- ۱۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے: محمد رضی الاسلام ندوی، تخلیق انسانی کے مراحل اور قرآن کا سائنسی اعجاز، اسلامک بک فاؤنڈیشن، نئی دہلی، ۱۹۹۴ء، ص ۲۴-۲۵
- ۲۔ ملاحظہ کیجیے: محمد رضی الاسلام ندوی، مقالات طب، خدا بخش اور نیشنل پبلک لائبریری، پٹنہ، ۲۰۰۶ء جلد اول، ص ۸-۷، مقالہ: مصنوعی طریق ہائے تولید اور اسلام
- ۳۔ حوالہ سابق، مزید ملاحظہ کیجیے: منور احمد انیس، مقالہ: تولیدی حیاتیات، اردو ترجمہ: اسرار احمد خاں، سہ اشاعتی مجلہ آیات علی گڑھ، جلد ۱، شمارہ ۱، جنوری - مارچ ۱۹۹۰ء، ابو الفضل محسن ابراہیم، جدید حیاتیاتی مسائل اور اسلام، اردو ترجمہ: اسرار احمد خاں، مرکز الدراسات الاسلامیہ علی گڑھ، ۱۹۹۵ء
- ۴۔ ابن ابی الدنیا، کتاب الورع، حدیث نمبر ۱۳۷-۱۳۸ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، تفسیر الاسراء: ۳۲- یہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے، لیکن اس کا مضمون قرآنی آیات اور دیگر احادیث سے ثابت ہے۔
- ۵۔ فخر الدین رازی، مفتاح الغیب المعروف بالتفسیر الکبیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، تفسیر آیت الاسراء: ۳۲
- ۶۔ الشیخ محمود شلتوت، الفتاویٰ، دار الشروق القاہرہ، ۲۰۰۴ء، ص ۲۸۱
- ۷۔ صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب من قال لا نکاح الا بالولی: ۵۱۲۷
- ۸۔ ملاحظہ کیجیے: شادیہ الصادق الحسن، حکم الاسلام فی التلیخ الصناعی، مجلہ العلوم والحوث الاسلامیہ، السودان، العدد ۲، فہرائر ۲۰۱۱ء، ص ۹ بہ حوالہ محمد احمد لطفی، التلیخ الصناعی بین اقوال الاطباء وآراء المتقہاء، طبع ۲۰۰۶ء، ص ۱۰۴۔ محمد احمد طہ، الانجاب بین التخریم والمشرعۃ، توزیع: منشأة المعارف بالاسکندریہ، ۲۰۰۳ء، ص ۱۲۰
- ۹۔ جدید حیاتیاتی مسائل اور اسلام، ص ۹۳
- ۱۰۔ ملاحظہ کیجیے: رابطہ عالم اسلامی کے تحت قائم الجمع الفقہی الاسلامی مکہ مکرمہ کے فقہی فیصلے، ایفا جلی یکشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص ۱۹۳، ۲۰۵-۲۰۶، جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل (بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کے فقہی اجلاسوں کی قراردادیں اور سفارشات)، ماؤرن اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی، ۲۰۰۶ء، ص ۵۱
- ۱۱۔ د۔ عبد اللہ بن محمد الطیار، الضوابط الشرعیۃ فی المعاضدۃ علی الحقوق والالتزامات، www.m-islam.net، بحث: بیع المنی